شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ ہمارے رجب اور شعبان میں برکتیں نصیب فرمائے اور ہمیں رمضان تک پہنچائے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔

المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث:3939

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رجب کا مہینہ آتا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! ہمارے لیے رجب اور شعبان میں برکتیں عطا فرما اور ہمیں ماہِ رمضان تک پہنچا۔

فائدہ: حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ ماہِ شعبان کی اپنی برکتیں ہیں۔

ماہِ شعبان کی فضیلت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے چاند اور اس کی تاریخوں کے حساب کا بھی بہت اہتمام فرماتے تھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ۔

جامع الترمذی: رقم الحدیث 687

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شعبان کے چاند (تاریخوں) کو خوب اچھی طرح محفوظ رکھو تاکہ رمضان کی آمد کا حساب لگانا آسان ہو سکے۔

یعنی رمضان کے صحیح حساب کے لیے شعبان کا چاند اور اس کی تاریخوں کو خصوصیت سے یاد رکھا جائے۔ جب شعبان کی آخری تاریخ ہو تو رمضان کا چاند دیکھنے میں پوری کوشش کی جائے۔

رمضان کا مقدمہ:

شعبان آٹھواں اسلامی مہینہ ہے جو رمضان المقدس سے پہلے آتا ہے۔ اس مہینے کو اللہ تعالیٰ نے بہت فضیلت عطا فرمائی ہے، جس کی عظیم وجہ تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس مہینہ میں ماہِ رمضان کے روزوں، تراویح اور دیگر عبادات کی تیاری کا موقع ملتا ہے۔ رمضان جو اپنی برکتوں، رحمتوں اور عنایات ربانی کا موسم بہار ہے اس کی تیاری کا ماہِ شعبان سے شروع ہونا اس کی عظمت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ گویا شعبان کو رمضان کا "مقدمہ" کہنا چاہیے۔

ماہِ شعبان کے روزے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے، بلکہ رمضان کے بعد ماہ شعبان میں روزوں کا زیادہ اہتمام فرماتے تھے۔

1 : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ ۔

صحیح البخاری: رقم الحدیث: 1969

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب روزے رکھنا شروع فرماتے تو ہم سمجھتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

اب روزہ رکھنا ختم نہ کریں گے اور جب کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ نہ رکھنے پہ آتے تو ہم یہ سمجھتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اب روزہ کبھی نہ رکھیں گے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان شریف کے علاوہ کسی اور مہینہ کے مکمل روزے رکھتے نہیں دیکھا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کے علاوہ کسی اور مہینہ میں کثرت سے روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔

2 : عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُهُ شَعْبَانَ إِلاَّ قَلِيْلاً بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ۔

جامع الترمذی: رقم الحدیث 736

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (غیر رمضان میں) شعبان کے مہینہ سے زیادہ کسی اور مہینہ میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دنوں کے علاوہ پورے شعبان کے روزے رکھتے، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو پورے شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔

یہاں پورے شعبان کے روزے رکھنے سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر شعبان روزے رکھا کرتے تھے، کیونکہ بعض مرتبہ اکثر پر ''کل'' کا اطلاق کر دیا جاتا ہے۔

3: الْمَرْغُوبَاتُ من الصِّيَامِ أَنْوَاعٌ أَوَّلُهَا صَوْمُ الْمُحَرَّمِ وَالثَّانِي صَوْمُ رَجَبٍ وَالثَّالِثُ صَوْمُ شَعْبَانَ وَصَوْمُ عَاشُورَاءَ

فتاویٰ عالمگیری، ج:1، ص:202

ترجمہ : مستحب روزوں کی کئی قسمیں ہیں:: محرم کے روزے، رجب کے روزے، شعبان کے روزے اور عاشوراء کے (دو) روزے۔

نصف شعبان کے بعد روزہ نہ رکھنے کی تحقیق:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا ۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث:738

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شعبان کا مہینہ آدھا رہ جائے تو روزہ نہ رکھا کرو۔

اس روایت کے پیش نظر فقہاءِ کرام نے پندرہ شعبان کے بعد روزہ رکھنا مکروہ قرار دیا ہے، البتہ چند صورتوں کو مستثنیٰ فرمایا ہے کہ ان میں پندرہ شعبان کے بعد روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ وہ صورتیں یہ ہیں:

1: کسی کے ذمہ قضائروزے ہوں یا واجب (کفارہ وغیرہ کے) روزے ہوں اور وہ انہیں ان ایام میں رکھنا چاہتا ہو۔

2: ایسا شخص جو شروع شعبان سے روزے رکھتا چلا آرہا ہو۔

3: ایسا شخص کہ جس کی عادت یہ ہے کہ مخصوص دنوں یا تاریخوں کے روزے رکھتا ہے، اب وہ دن یا تاریخ شعبان کے آخری دنوں میں آرہی ہے تو روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ ایسی کمزوری کا خطرہ نہ ہو کہ جس سے رمضان کے روزوں کا حرج ہونے کا اندیشہ ہو۔

ملخص: درسِ ترمذی: ج2ص 579

نصف شعبان کے بعد روزہ کی کراہیت کی وجہ کیا ہے؟ حکیم الامت

مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”میرا تو ذوق یہ کہتا ہے کہ رمضان شریف میں جو جاگنا ہو گا اس شب کا جاگنا اس کا نمونہ ہے اور یہ صوم ایام رمضان شریف کا نمونہ ہے۔ پس دونوں نمونے رمضان کے ہیں، ان نمونوں سے اصل کی ہمت ہو جاوے گی۔ پھر اس صوم کے بعد جو صوم سے منع فرمایا اس میں حقیقت میں رمضان کی تیاری کے لیے فرمایا ہے کہ جب شعبان آدھا ہو جائے تو روزہ مت رکھو۔ مطلب یہ کہ سامان شروع کرو رمضان کا یعنی کھاؤ، پیو اور رمضان کے لیے تیار ہو جاؤ اور یہ امید رکھو کہ روزے آسان ہو جائیں گے“

خُطباتِ حکیم الامت: ج7 ص391

شبِ براءت:

ماہ شعبان کی پندرھویں رات بہت فضیلت والی رات ہے۔ احادیث مبارکہ میں اس کے بہت سے فضائل وارد ہوئے ہیں اور اسلاف امت بھی اس کی فضیلت کے قائل چلے آرہے ہیں۔ اس کو ”شب براءت“ کہتے ہیں، اس لیے کہ اس رات لا تعداد انسان رحمت باری تعالیٰ سے جہنم سے نجات حاصل کرتے ہیں۔شب براءت کے متعلق لوگ افراط و تفریط کا شکار ہیں۔ بعض تو وہ ہیں جو سرے سے اس کی فضیلت کے قائل ہی نہیں بلکہ اس کی فضیلت میں جو احادیث مروی ہیں انہیں من گھڑت قرار دیتے ہیں۔ جبکہ بعض فضیلت کے قائل تو ہیں لیکن اس فضیلت کے حصول میں بے شمار بدعات، رسومات اور خود ساختہ امور کے مرتکب ہیں، عبادت کے نام پر ایسے منکرات سر انجام دیتے ہیں کہ الامان و الحفیظ۔ اس بارے میں معتدل نظریہ یہ ہے کہ شعبان کی اس رات کی فضیلت ثابت ہے لیکن اس کا درجہ فرض و واجب کا نہیں بلکہ محض استحباب کا ہے، سرے

سے اس کی فضیلت کا انکار کرنا بھی صحیح نہیں اور اس میں کیے جانے والے اعمال و عبادات کو فرائض و واجبات کا درجہ دینا بھی درست نہیں۔ یہ شعبان کی 14 تاریخ کے سورج غروب ہونے سے شروع ہوتی ہے اور 15 تاریخ کی صبح صادق تک رہتی ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَافَإِنَّ اللهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِغُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: أَلاَ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ أَلاَ مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقَهُ أَلاَ مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ أَلاَ كَذَا أَلاَ كَذَا حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

سنن ابن ماجہ،

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں شب ہو تو اس رات میں قیام کرو اور اس دن روزہ رکھو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت سے آسمان دنیا پر اعلان فرماتے ہیں: کیا کوئی ہے مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں؟ کیا کوئی ہے رزق کو تلاش کرنے والا کہ میں اسے رزق عطا کروں؟ کیا کوئی مصیبت کا مارا ہے کہ میں اس کی مصیبت دور کروں؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ حتی کہ صبح صادق کا وقت ہو جاتا ہے۔

شب براءت میں کیا کریں؟

اس رات عشاء اور فجر کی نمازیں وقت پر باجماعت ادا کریں۔ اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق نفل نمازیں خاص کر نماز تہجد ادا کریں، انفرادی طور پر صلاۃ

التسبیح پڑھیں، قرآن پاک کی تلاوت کریں، کثرت سے اللہ کا ذکر کریں، اللہ تعالیٰ سے خوب دعائیں مانگیں، دنیا و آخرت کی بھلائیاں مانگیں، خاص کر اپنے گناہوں کی مغفرت چاہیں، زندگی میں کبھی اس رات قبرستان جائیں، اپنے اور میت کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

مغفرت سے محروم رہنے والے چند بدنصیب:

اللہ تعالیٰ اس رات کو تمام مخلوق کی مغفرت کا اعلان فرماتے ہیں سوائے چند بدنصیب لوگوں کے۔ وہ بدنصیب اشخاص یہ ہیں:

مشرک:

اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات خاصہ میں کسی مخلوق کو شریک کرنے والا، صفات خاصہ سے مراد وہ صفات ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں مثلاً: بغیر اسباب کے محتاج ہونے کے زندگی اور موت دینا، رزق دینا، اولاد دینا، عزت و ذلت دینا، بگڑی بنانا، مشکلات کو حل فرمانا وغیرہ۔

قاتل:

کسی کو ناحق قتل کرنے والا۔ اگر کوئی شخص غلبہ اسلام کے لیے شرپسند دشمنانِ اسلام کو قتل کرتا ہے یا کسی ایسے انسان کو قتل کرے جس کا قتل کرنا شریعت میں جائز قرار دیا گیا ہو تو ایسے اشخاص اس وعید میں شامل نہیں ہیں۔ کیونکہ ایسے امور میں وہ شرعاً قاتل شمار نہیں ہوتے۔

زانی:

وہ شخص جو اسلام کے مقرر کردہ جائز طریقے سے ہٹ کر جنسی

خواہشات کی تکمیل کرتا ہے، وہ زانی کہلاتا ہے۔ زنا کا اصل مفہوم یہ ہے مرد و عورت بغیر نکاح کے آپس میں جنسی ملاپ کریں، فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ زنا اور لواطت دونوں کے لیے وعید ہے یعنی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ، یا کوئی مرد کسی اور مرد کے ساتھ، یا کوئی عورت کسی اور عورت کے ساتھ جنسی ملاپ کرتے ہیں تو یہ سب عرف میں زانی شمار ہوتے ہیں۔

شرابی:

وہ شخص جو شراب پیتا ہے، شراب پینا حرام ہے، خواہ اس سے کسی کو نشہ چڑھے یا نہ چڑھے، کم مقدار میں پیے یا زیادہ، خوشی کے موقع پر پیے یا پریشانیوں کو کم کرنے کا بہانہ بنا کر، ہر حال میں شراب ناجائز اور حرام ہے۔

فائدہ: شراب کی طرح دیگر نشہ آور چیزیں مثلاً: بھنگ، چرس، افیون وغیرہ بھی ناجائز اور حرام ہیں۔

متکبر:

وہ شخص جو حق بات کو ضد و عناد کی وجہ سے قبول نہ کرے اور غلط نظریات پر جما رہے، اپنے سے کم حیثیت لوگوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھے۔ غرور، گھمنڈ، تعلی اور انانیت کی وجہ سے اس کی گردن اکڑی رہتی ہو۔ دوسروں کو کمتر اور خود کو برتر سمجھنے والا شخص متکبر کہلاتا ہے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر کبر ہوگا۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسان اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو، اس کی جوتی اچھی ہو۔ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس میں کوئی حرج کی بات نہیں کیونکہ) بے شک اللہ تعالیٰ خود بھی خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند بھی فرماتے ہیں (اس لیے ان باتوں کا تکبر سے کوئی تعلق نہیں) ہاں کبر یہ ہے کہ انسان حق بات کا انکار کرے اور مخلوق خدا کو اپنے سے کمتر سمجھے۔

والدین کا نافرمان:

اس بابرکت رات میں والدین کا نافرمان بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہ جاتا ہے۔ والدین کی نافرمانی کو ایک حدیث پاک میں شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ شمار کیا گیا ہے۔

دل میں بغض رکھنے والا:

وہ انسان جو اپنے دل میں اپنے کسی دوسرے مسلمان کا برا سوچے، دل میں محبت کی بجائے نفرت پالے، اس کے لیے پیار کے جذبات کے بجائے دشمنی رکھے، اسے راحت دینے کے بجائے تکلیف دینے کے منصوبے بنائے، عزت دینے کے بجائے رسوا کرنے کی جستجو میں لگا رہے، اسے خوشیاں دینے کے بجائے پریشانیوں میں مبتلا رکھے وہ شخص کینہ پرور کہلاتا ہے۔ شب برات میں ایسا شخص بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہ جاتا ہے۔

قطع رحمی کرنے والا:

وہ انسان جو رشتوں کو جوڑنے کے بجائے توڑتا ہے، دنیاوی معاملات کی وجہ سے بول چال ختم کرنے والا، رشتہ ناتے ختم کرنے والا، خوشیوں اور غمیوں میں آپس میں الگ ہونے والا، قریبی رشتہ داروں، بہن بھائیوں، عزیز و اقارب

سے اپنے تعلقات ختم کرنے والا قاطع الرحم کہلاتا ہے۔ یہ بھی اس مقدس رات میں اللہ کی بے پناہ رحمت سے کچھ بھی حاصل نہیں کر پاتا۔

شب براءت کی چند بدعات و خرافات:

1. غسل کو باعث فضیلت اور ضروری سمجھنا
2. ساری رات جاگنے کو ضروری تصور کرنا
3. چند عبادات کو مخصوص کرنا مثلاً: صلاۃ الفیہ (ہزاری نماز)
4. انفرادی عبادات کو اجتماعی شکل میں تبدیل کرنا جیسے صلوٰۃ التسبیح وغیرہ
5. مردوں اور عورتوں کا مخلوط (دینی) اجتماع کرنا
6. حلوے مانڈے ضرور پکانا
7. آتش بازی اور چراغاں کرنا
8. بیوہ خواتین کا اپنے مردہ خاوندوں کے لیے بن سنور کر بیٹھنا
9. مردوں کی ارواح کے آرام کے لیے گھروں میں بستر لگانا
10. قبرستان جانے کو ضروری سمجھنا
11. ایک دوسرے کو مبارکباد دینا

اللہ تعالیٰ ہمیں شریعت پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

[signature]

پیر، 22مارچ، 2021ء